# اسکول میں غیر حاضر طلبا کی حاضری لگانے کا حکم

**مجیب:** مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-3069

**تاریخ اجراء:** 07 ربیع الاول 1446ھ / 12 ستمبر 2024ء

## دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

میں ایک اسکول میں نوکری کرتی ہوں اور وہاں کی پرنسپل صرف فیصد بڑھانے کے لیے ہر روز بچوں کی جھوٹی حاضری (Attendance) ہم سے لگواتی ہیں، کیونکہ بچے کم آتے ہیں، تو آپ رہنمائی فرمائیں کہ ہمارا اس کی بات مان کر جھوٹی حاضری لگانا کیسا؟ نیز کیا اس طرح ہم بھی گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں آپ کا جھوٹی حاضری لگانا، ناجائز و گناہ ہے، اور اس کی وجہ سے آپ بھی گنہگار ہوں گے، کیونکہ غیر حاضر کی حاضری لگانا، یہ جھوٹ اور دھوکا اور جھوٹ بولنا، لکھنا یا دھوکا دینا ناجائز و گناہ ہیں، اور پرنسپل کا کہنا کوئی عذر نہیں ہے۔

قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں کے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا۔ (پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 10)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا حرام ہے اور اس پر دردناک عذاب کی وعید ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس سے بچنے کی خوب کوشش کرے۔" (صراط الجنان، ج 01، ص 82، مکتبۃ المدینہ)

سنن ابی داؤد میں ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إیاکم والکذب، فإن الکذب یھدي إلی الفجور، وإن الفجور یھدي إلی النار" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 4989، ج 04، ص 297، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

دھوکے کے بارے میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے﴿یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ-وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَﭤ﴾ترجمہ کنزالایمان: فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔(پارہ1،سورۃ البقرۃ، آیت9)

صحیح مسلم میں ہے"أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال۔۔۔من غشنا فلیس منا"ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(صحیح مسلم، رقم الحدیث101، ج1، ص99، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

فیض القدیر میں ہے"والغش ستر حال الشيء"ترجمہ: دھوکے سے مراد کسی شی کا اصل حال چھپانا ہے۔
(فیض القدیر، ج6، ص185، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر)

امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"غدر (دھوکا دہی) وبدعہدی مطلقاً سب سے حرام ہے مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔"(فتاوی رضویہ، ج14، ص139، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net